جسے اللہ تعالیٰ بچانا چاہے اسے دنیا کی طاقتیں ہلاک نہیں کرسکتیں

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۲؍ جون ۱۹۸۱ء بمقام مسجد احمدیہ اسلام آباد)

تشہّد وتعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے فرمایا:-

ایک لمبا عرصہ انسان کو ہدایت پر قائم کرنے کے لئے ابتدائے آفرینش سے زمانہ اور حالات کے مطابق کثرت سے انبیاء آتے رہے۔ بعض علاقوں میں ایک کے بعد دوسرا، دوسرے کے بعد تیسرا۔ بعض قوموں میں ایک ہی وقت میں بہت سے، جیسا کہ بنی اسرائیل میں بہت سے انبیاء ایک ہی وقت میں آجاتے تھے۔ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم ایک کامل اور مکمل تعلیم قرآن حکیم کی شکل میں لے کر آئے۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کے بعد ہزاروں خدا تعالیٰ کے پیارے حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پیار کرنے والے خدا کا پیار حاصل کرنے والے، فدائی، اللہ تعالیٰ سے نور حاصل کرنے والے علم پانے والے پیدا ہوتے رہے۔

بعض کی ذمہ واری تھی چھوٹے سے علاقہ میں بدعات کو دور کر کے خالص اسلام کو قائم کر دیں، بعض کی ذمہ واری تھی بڑے علاقہ میں بدعات کو دور کر کے اسلام کو قائم کرنے کی اور جب ہم اس سلسلۂ اصلاح پر نظر ڈالتے ہیں تو اس کی ضرورت واضح ہو جاتی ہے کہ جب ایک ایک نسل جو ہدایت پر قائم کی جاتی ہے نبی کے ذریعہ سے یا حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مصلح اور خلیفہ اور مجدد کے ذریعہ سے، جب ایک نسل ہدایت پر قائم ہوتی ہے تو ایک نسل کے بعد یا

دوسری نسل کے بعد یا چوتھی نسل کے بعد پھر سے بدعات ان کی زندگی میں داخل ہونی شروع ہو جاتی ہیں۔ پھر ان کو جھنجوڑنے کی ضرورت پڑتی ہے پھر انہیں راہ راست کی طرف لانے کی ضرورت پڑتی ہے۔ پھر وہ جو ایمان باللہ کا دعویٰ کرنے کے ساتھ ساتھ شرک کی بہت سی راہوں کو بھی اختیار کر لیتے ہیں، شرک کی راہوں سے انہیں بچا کر خالص توحید ان کی زندگی میں قائم کرنے کے لئے خدا تعالیٰ اپنے کسی بندہ کو بھیج دیتا ہے۔

ایک زمانہ چھوٹا یا بڑا خالص نور کا خالص آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کا زمانہ، چودہ سو سال کا۔ دیکھتے ہیں۔ خالص اسلامی حسن کا، خالص اسلام میں جو قوت احسان ہے اس کا، خالص ایثار کا، اطاعت کا، فدائیت کا، اللہ تعالیٰ کے عشق کا، محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کا نظر آتا ہے اور پھر رات آجاتی ہے۔ پہلے خاموشی کے ساتھ چند ایک، پھر ان میں پھیلاؤ ہوتا ہے۔ پھر گرد جم جاتی ہے حسن پر، پھر اس گرد کو دور کرنے والا آتا ہے۔ تو ایک زمانہ اصلاح کا ہے اور ایک زمانہ بدعات پر قائم ہونے کا۔ اسلامی روح کو چھوڑ کر بے جان جسم کا زمانہ اور اس زمانہ میں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بلایا زندہ کرنے کے لئے۔ آپ کی اس آواز پر لبیک کہتے ہوئے خدا تعالیٰ کے حضور عاجزانہ جھکتے ہوئے نئی زندگی پا کر ان لوگوں کو پھر سے زندہ کرنے کے لئے بدعات کو مٹانے کے لئے خالص اسلام کو قائم کرنے کے لئے۔ یہ جو زمانہ ہے بدعات کا زمانہ جس کو اب میں کہوں گا اس میں رہنے والے، بسنے والے، وہ اب نیکی اور اصلاح پر اور سچائی پر اپنے آپ کو قائم رکھنے اور آنے والے کو کہتے ہیں کہ ہمارے لئے ہمارے باپ دادا نے جو کہا وہ سچ ہے۔ تمہاری ہمیں ضرورت نہیں۔ پہلے ہر نبی کو یہ کہا گیا، حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے بعد ہر بزرگ کو یہ کہا گیا۔ حضرت امام حسین سے شروع ہو گیا یہ سلسلہ (علیہ السلام)۔ ان پر کفر کا فتویٰ لگا، واجب القتل قرار دیئے گئے۔ بڑا سخت ملحد بن گیا ہے یہ شخص، اس فتویٰ میں سیاسی اقتدار اور مذہبی غرور اور تکبر دونوں شامل تھے۔ قاضی شہر کے بھی تھے اور علاقے کا گورنر بھی تھا اور بادشاہِ وقت بھی تھا۔ ان کو نہایت ہی ظالمانہ طریق پر قتل کر دیا گیا۔ ان کے ساتھیوں کو، کم عمر نابالغ بچوں کو بھی، بہت سخت ظلم ہوا ہے وہ۔ اللہ تعالیٰ ان سب کے درجات کو بلند

کرے اور جو نمونہ انہوں نے پہلا جو زبردست واقعہ ہوا ہے۔ جو میں نے تفصیل بتائی ہے اس کی روشنی میں اور بڑا زبردست نمونہ قائم کیا اسلام پر قربان ہو جانے کا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے نور اور حسن کو نہ مٹنے دینے کا اور ظلمت کے سامنے سر نہ جھکانے کا۔ ایک لمبا سلسلہ ہے نام بھی شاید لینے لگوں تو آدھا گھنٹہ، گھنٹہ لگ جائے۔ امام ابوحنیفہ ہیں۔ امام ابوحنیفہ کا تعلق فقہ سے ہے اور جو چار فقہی اصول قائم ہوئے۔ امام ابوحنیفہ، حنفی فقہ کو قائم کرنے والے، پھر امام مالک، امام شافعی، امام احمد بن حنبل۔ امام ابوحنیفہ پر بھی کفر کا فتویٰ لگا۔ ان کو بھی انتہائی اذیت پہنچائی گئی۔ کوڑے لگائے گئے ان کو۔ امام مالک ان پر بھی کفر کا فتویٰ لگا۔ امام احمد ان کے اوپر بھی کفر کا فتویٰ لگا اور ان کو بھی بڑی اذیتیں پہنچائیں۔ امام بخاری ان کی تصنیف شدہ کتاب کو بعد میں اَصَحُّ الْکِتٰبِ بَعْدَ کِتَابِ اللّٰہِ قرآن کریم کے بعد سب سے زیادہ صحیح کتاب کہا گیا۔ کفر کا فتویٰ لگا ان پر اور تکلیفیں ان کو پہنچائی گئیں۔ سید عبدالقادر جیلانی پر لگا تصوف میں سے، بیسوں نہیں ہر ایک پر لگا۔ جو بھی آیا مصلح اس پر لگا۔ عثمان فودی ۱۸۱۸ء میں ان کی وفات ہوئی ہے افریقہ میں پیدا ہوئے اس وقت کا جغرافیہ مختلف تھا۔ نائیجیریا کا جو مسلم نارتھ کہلاتا ہے وہ اور کچھ، بینن اور کچھ اور ہیں، اور چاڈ کا علاقہ بھی، یہ کچھ علاقے ملے ہوئے تھے یہ ایک علاقہ تھا۔ جہاں بطور مجدد کے ان کی بعثت ہوئی اور انہوں نے یہ اعلان کیا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اس لئے بھیجا ہے کہ میں بدعات کو دور کروں اور خالص اسلام کو دنیا کے سامنے پیش کروں۔ اس وقت اُن کے جو مخالف تھے وہ کہتے تھے ہمارے باپ دادا کے جو عقائد تھے وہ ہمارے لئے کافی ہیں۔ تم ملحد ہو اور فتنہ پیدا کرنے والے ہو۔ اور خدا تعالیٰ نے ان کو نشان بھی دکھائے بڑے، ہمت بھی بڑی دی، معجزات بھی بڑے عطا کئے۔ چھوٹی سی جماعت تھی جو ان کے ساتھ شامل ہوئی تھی ان کے مخالف مسلمانوں نے کفر کا فتویٰ دے کے واجب القتل قرار دے کے میان سے تلوار نکالی اور ان کو ہلاک کیا سارے ماننے والوں کو ان کے سمیت ہلاک کرنے کی کوشش کی۔ مگر جسے اللہ تعالیٰ بچانا چاہتا ہے اسے دنیا کی طاقتیں ہلاک نہیں کیا کرتیں اور پھر وہ میدان جنگ میں بھی کامیاب ہوئے اور میدان علم میں بھی اور تقویٰ کے اور طہارت کے میدان میں بھی کامیاب ہوئے اور ان کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ نے اس علاقہ میں خالص دین بدعات

سے پاک دین جو تھا وہ قائم کیا اور دو تین نسلوں کے بعد پھر ان کے ماننے والے بھی ان بدعات میں پڑ گئے اور کیونکہ اب جب مہدی علیہ السلام آئے تو جن وجوہ کی بنا پر ان کے جدامجد پر کفر کا فتویٰ لگایا تھا انہیں وجوہات کی بنا پر وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے منکر ہو گئے۔

دوسرا دور آ گیا اور ماضی قریب میں حضرت ولی اللہ شاہ صاحب محدث دہلوی پر اس وجہ سے کفر کا فتویٰ لگایا کہ قرآن کریم کا ترجمہ کرتے ہیں اور آج ہم پہ، احمدیوں پہ اس وجہ سے کفر کا فتویٰ لگا کہ ہم ان کے مطلب کا ترجمہ نہیں کرتے۔ تھوڑی سی تبدیلی ہوگئی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اور اتنی عظیم پیشگوئی چودہ سو سال بعد پوری ہونے والی خدا تعالیٰ کے اذن سے ہی آپ نے فرمایا۔ آپ نے اعلان کیا تھا کہ میں غیب کا علم نہیں جاننے والا جو خدا مجھے سکھاتا ہے وہ میں آگے تمہیں پہنچا دیتا ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ مہدی کے زمانہ میں جب مہدی آئیں گے تو اس زمانہ میں اس قدر بدعات اسلام میں شامل ہو چکی ہوں گی کہ اس کی شکل ہی بدل جائے گی اور جب مہدی ان تمام بدعات کو نکال کے خالص اسلام دنیا کے سامنے پیش کرے گا تو کہا جائے گا کہ یہ اسلام ہی نہیں ہے آپ نے نیا مذہب بنا لیا ہے۔ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے۔ دیکھو کتنا پورا ہوا ہے۔ قرآن کریم نے مختلف پیرایوں میں اس چیز کا ذکر کیا ہے۔ جو میں نے تفصیل میں ابھی بیان کی ہیں۔ سورۃ آل عمران میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ لَتُبْلَوُنَّ فِيْٓ اَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ (اٰل عمران:۱۸۷) تمہیں تمہارے مالوں اور تمہاری جانوں کے متعلق ضرور آزمایا جائے گا۔ خدائے واحد و یگانہ پر ایمان کا دعویٰ کرو گے، محبت کا اعلان کرو گے، کہو گے ہم نے اسلام کو مضبوطی سے پکڑ لیا کچھ ہو جائے ہم اسے چھوڑیں گے نہیں تو خدا تعالیٰ آزمائش کرے گا۔ محض زبان کا دعویٰ ہے یا واقع میں اور حقیقتاً تم اور تمہارا دل اور تمہارا دماغ اور تمہاری روح اور تمہارا جسم کلیتاً سارے کے سارے اسلام کے عاشق اور فدائی بن چکے ہیں۔ وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَمِنَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْٓا اَذًى كَثِيْرًا (اٰل عمران:۱۸۷) اور ان لوگوں سے جو قبروں پہ جا کے سجدہ کرنے والے مشرک۔ قرآن کریم نے دوسری جگہ فرمایا۔ وَمَا يُؤْمِنُ اَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ اِلَّا وَهُمْ مُّشْرِكُوْنَ (یوسف:۱۰۸) کہ یعنی جماعت ہے اور ہو جاتی ہے پیدا جو

ایمان باللہ کے توحید کے دعویٰ کے ساتھ ساتھ شرک کی راہوں کو بھی اختیار کرنے والے ہیں۔ قبروں کی پرستش کرنے والے پیروں کی پرستش کرنے والے۔ ایک دفعہ شیخ بشیر احمد صاحب مرحوم جو وکیل تھے جج بھی بنے ہائیکورٹ کے۔ بڑے سخت پریشان، مجھے ملے کہنے لگے میں تو حیران ہو گیا ہوں ایک وکیل پڑھا لکھا، بڑا سمجھدار، دنیوی لحاظ سے۔ مجھے کہنے لگا ہم خدا سے دعا تھوڑا مانگتے ہیں ہم تو جس وقت ہاتھ اٹھاتے ہیں دعا کے لئے تو ہمارا پیر سامنے آ جاتا ہے اور ہم اس سے دعا مانگتے ہیں۔ تو پیروں کی پرستش کرنے والے اور ذاتی استعداد کو یا ترقی کو یا دولت کو خدا کا ہم پلہ سمجھنے والے اور اتنا بھروسہ کرنے والے ان چیزوں پر جتنا انسان کو خدا تعالیٰ پر بھروسہ کرنا چاہیئے اور خدا کو چھوڑ کے ان کو کافی سمجھنے والے۔ یہ مشرک جو ہیں یہ تمہیں بہت تکلیف دہ۔ وَلَتَسۡمَعُنَّ یا زبان سے دیں گے تم سنو گے ایذا پہنچانے والی باتیں لیکن وَاِنۡ تَصۡبِرُوۡا اگر تم اپنے دین اور ایمان کو مضبوطی سے پکڑے رکھو گے اور خدا تعالیٰ کو اپنی ڈھال بناؤ گے اور خدا کے علاوہ کسی اور کی طرف نہیں جاؤ گے تو یہ ہمت کا کام تو ہے مگر اسی کے نتیجہ میں کامیابی انسان کو عطا ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ایسے لوگوں کو جب کہا جاتا ہے۔ وَاِذَا قِيۡلَ لَهُمۡ تَعَالَوۡا اِلٰى مَاۤ اَنۡزَلَ اللّٰهُ وَاِلَى الرَّسُوۡلِ قَالُوۡا حَسۡبُنَا مَا وَجَدۡنَا عَلَيۡهِ اٰبَآءَنَا ؕ اَوَلَوۡ كَانَ اٰبَآؤُهُمۡ لَا يَعۡلَمُوۡنَ شَيۡـًٔا وَّلَا يَهۡتَدُوۡنَ ۝ (المائدۃ:۱۰۵) کہ ایسے لوگوں کو یہ کہا جاتا ہے...... شرک کے دور میں پرورش پانے والے۔ بدعات سے پیار کرنے والے۔ اسلام کے صحیح چہرہ سے متعارف نہیں جو۔ جو اللہ تعالیٰ کی خاص اور اس کی عظمت اور کبریائی کا عرفان نہیں رکھتے ان کو یہ کہا جاتا ہے کہ جو اللہ تعالیٰ نے اُتارا ہے۔ قرآن کریم۔ خالص قرآن۔ خدا کے اُتارے ہوئے کلام اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ اور جو آپ نے قرآن کریم کی تشریح کی ہے اس کی طرف آؤ۔ بدعات کو چھوڑو۔ تو کہتے ہیں کہ ہم نے جس بات پر اپنے باپ دادا کو پایا تھا وہ ہمارے لئے کافی ہے۔ یعنی خدا ہمارے لئے کافی نہیں۔ جس بات پر اپنے باپ دادا کو پایا تھا وہ ہمارے لئے کافی ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کیا اگر یہ صورت ہو کہ ان کے باپ دادا نادان ہوں اور اس کے نتیجہ میں بدعات میں پھنسے ہوئے ہوں اور جو صراط مستقیم کی سیدھی راہ ہمیں بتائی ان کو چھوڑ

چکے ہوں اور صحیح راستہ نہ جانتے ہوں اور ہدایت کے نتیجہ میں جو کامیابیاں ملتی ہیں اور جن کی بشارت دی گئی ہے مرنے کے بعد اس کے ان میں وہ حصہ دار نہ ہوں اور فلاح اور کامیابی اس کے وہ وارث نہ بنیں۔ تب بھی وہ اپنی ضد پر قائم رہیں گے کہ ہم اپنے باپ دادا کی بات پر چلیں گے اور خدا تعالیٰ اور اس کے رسول کی بات کی طرف واپس نہیں آئیں گے جو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو دشمنی ہے صحیح اسلام پیش کرنے والوں سے جس طرح حضرت عثمان فودی رحمۃ اللہ علیہ سے دشمنی ہوئی کہ ان کو تلوار سے مارنا چاہا۔ جس طرح حضرت امام حسین سے دشمنی ہوئی رحمۃ اللہ علیہ کہ جن کو قتل کیا گیا اور ان کے خاندان کے بڑوں اور چھوٹوں کو۔ جس طرح امام ابوحنیفہ سے دشمنی ہوئی۔ اتنے بزرگ انسان جنہوں نے اپنی ساری زندگی خدا تعالیٰ کی راہ میں وقف کر چھوڑی تھی ان کو جسمانی اور ذہنی تکالیف اور ایذا پہنچانے لگ گئے تھے اور جس طرح میں نے بتایا امام مالک، امام احمد، سید عبدالقادر جیلانی، عثمان فودی اور حضرت ولی اللہ شاہ صاحب محدث دہلوی۔ ان پر بھی حملہ کیا جاتا تھا قتل کرنے کے لئے، اللہ تعالیٰ نے ان کو بچالیا۔ یہ کہہ کہ ہمارے باپ دادا کے منہ سے جو بات نکلی تم اسے چھوڑ کے، خدا اور رسول کی جو صحیح اور سچی اور حقیقی بات ہے وہ ہمارے سامنے کیوں پیش کرتے ہو تو یہ جو دشمنیاں ہیں یہ صرف اس وجہ سے ہیں اللہ تعالیٰ کہتا ہے۔ وَمَا نَقَمُوْا مِنْهُمْ اِلَّآ اَنْ يُّؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ۔ الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ (البروج:۹) اور وہ ان سے صرف اس لئے دشمنی کرتے تھے کہ وہ غالب اور سب تعریفوں کے مالک اللہ پر کیوں ایمان لے آئے وہ اللہ جس کے قبضہ میں آسمانوں اور زمین کی بادشاہت ہے۔ وہ یہ نہیں سوچتے کہ اللہ ہر چیز کے حالات سے واقف ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اِنَّ الَّذِيْنَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ (البروج:۱۱) وہ لوگ جنہوں نے مومن مردوں اور مومن عورتوں کو عذاب میں مبتلا کیا اور انہیں تکالیف پہنچائیں۔ اور پھر توبہ بھی نہ کی۔ جس صحیح اور سچ اور خالص اسلام کی طرف وہ مصلحین اور ان کے ماننے والے بلاتے تھے اس طرف توجہ نہیں کی اور توبہ نہیں کی تو خدا تعالیٰ کی ناراضگی اور اس کے غضب کی آگ ان کے اوپر بھڑکے گی۔ اور جن کو ایذا دی جاتی ہے، جن کو ایذا دی جاتی رہی ہے۔ سارے لمبے عرصہ میں ان کو یہ کہہ کے قتل کیا گیا، کوڑے لگائے جیل میں بھیجا گیا۔ ہر قسم کی تکالیف پہنچائیں گئیں۔ قرآن کریم

نے فرمایا تھا کہ بت کو بھی گالی نہیں دینی۔ انہوں نے بزرگوں کو اپنی زبان سے نہایت گندی ایذا پہنچائی۔ اللہ تعالیٰ ان مصلحین کے ماننے والوں کو تیرہ سو سال میں قرآن کی آواز اس فضا میں گونجی وَاللّٰهُ يَكْتُبُ مَا يُبَيِّتُوْنَ (النساء:۸۲) جو تدبیریں یہ کر رہے ہیں تمہارے خلاف فکر نہ کرو اللہ انہیں محفوظ کرتا جاتا ہے۔ فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ (النساء:۸۲) اس لئے اے تکلیف اٹھانے والے خدا کی راہ میں تو ان سے اعراض کر اور وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ (النساء:۸۲) اللہ پر بھروسہ رکھ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا (النساء:۸۲) اور اللہ کے بعد کسی اور کارساز کی ضرورت نہیں ہوتی انسان کو جو حقیقی معنی میں اس پر ایمان لایا ہو۔ اس طرح اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۔ اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ (التغابن:۱۴) اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ خالق الکل، مالک الکل، ہر چیز پر حاوی يَفْعَلُ مَا يَشَآءُ (اٰل عمران:۴۱) وَعَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ جو چاہتا ہے وہ کرسکتا ہے۔ آزمائش کے دن بھی آئیں گے لیکن اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ اس لئے جو یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم اللہ پر ایمان لائے ہیں ان کو اللہ پر ہی توکل کرنا چاہیئے اور کسی اور کی طرف نظر اُٹھا کر نہیں دیکھنا چاہیئے اور پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ (الطلاق:۴) پہلی آیت جو میں نے پڑھی اس میں تھا وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ مومنوں کو چاہیئے صرف اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھیں۔ دوسری آیت کہتی ہے۔ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ۔ جو شخص خدا تعالیٰ کا حکم مان کر صرف اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھے وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ۔ اللہ اس سے فرماتا ہے اعلان کردو میں کافی ہوں تمہارے لئے تمہیں کسی اور کی ضرورت نہیں۔ اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا (الطلاق:۴) اور جو کوئی اللہ پر توکل کرتا ہے وہ اللہ اس کے لئے کافی ہے اور اللہ یقیناً اپنے مقصد کو پورا کر کے چھوڑتا ہے۔ جہاں تک ہماری زندگیوں کا سوال ہے احمدیوں کی، جس مقصد کے لئے مہدی علیہ السلام آئے جس مقصد کے لئے یہ جماعت جو ہے وہ قائم کی گئی جس مقصد کے لئے ہمارے دلوں میں اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل اور رحم سے اپنی محبت پیدا کی اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا عشق پیدا کیا۔

وہ مقصد یہ تھا کہ قرآن کریم کے نور اور اس کے حسن کو اس کے پیار کو اس کی خیر خواہی کو اور بنی نوع انسان کے لئے محبت کو اور ہمدردی کو اور اس کے مفہوم میں جو قوت احسان ہے اس کے ذریعہ سے ساری دنیا کے دل خدا اور اس کے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پیش کرنے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تم کمزور ہو، تم بے مایہ ہو تم دھتکارے ہوئے ہو دنیا کے۔ ساری دنیا تمہارے خلاف اکٹھی ہوگئی ہے لیکن تم خدا تعالیٰ کی دو انگلیوں میں ایک ذرہ ناچیز ہو۔ اور خدا تعالیٰ نے یہ اعلان کیا ہے کہ تمہارے ذریعہ سے میں ساری دنیا میں اسلام کو غالب کروں گا۔ تلوار کے ساتھ نہیں پیار اور محبت کے ساتھ اور ساری دنیا کے دل تمہارے ذریعہ سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلام کے لئے کھینچے جائیں گے اور نوع انسانی امت واحدہ بن جائے گی۔ پورا یقین رکھو خدا تعالیٰ کے اعلان پر۔ خدا تعالیٰ صادق الوعد ہے یہ نہیں کہ وہ وعدہ کرے اور جھٹلا دے اور اب تقریباً نوے سال گزر چکے ہیں ہماری زندگی کے اتنی عمر نوے سال ہم زبان کی ایذا، وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ (البقرة:۱۵۶) جو ہے وہ حالات دیکھتے چلے آرہے ہیں۔ وہ اکیلا تھا جس نے کہا مجھے خدا نے کہا ہے وہ اسلام کو ساری دنیا میں پھیلائے گا وہ ایک سے ایک کروڑ سے بھی آگے نکل گیا۔ اس لئے کہ کامل بھروسہ اس نے کیا تھا۔ اس نے خدا کو کہا تھا وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا اس نے کہا تھا اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ (تذکرہ۔ ایڈیشن چہارم صفحہ ۴۸) ایک بندے کے لئے خدا کافی ہے اور کسی چیز کی ضرورت نہیں۔ یہ ایک بنیادی حقیقت ہے۔ ہاں جماعت احمدیہ کی زندگی کی اسے مت بھولیں۔ اپنے بچوں کو بھی یاد کراتے رہیں جب تک یہ حقیقت جماعت احمدیہ کو یاد رہے گی اور ان کے اعمال میں سے اور ان کے افعال میں سے اور ان کے اقوال میں سے اتنا باہر نکلے گی جتنا ایک بھاری چشمے میں سے چشمے کے منہ سے ٹھنڈا اور صحت مند اور سکون پہنچانے والا بڑا ہی لذیذ پانی نکل کے باہر آتا ہے۔ تو اللہ پر توکل کرو جب تک تم خدا پر بھروسہ کرتے رہو گے خدا تعالیٰ تمہارے ساتھ کھڑا ہوا تمہاری مدد کرتا رہے گا اور کسی سے دشمنی نہیں کرنی کسی کو دکھ نہیں پہنچانا کسی کو گالی نہیں دینی کسی کے لئے بُرا سوچنا بھی نہیں۔ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔ آمین

(از آڈیو کیسٹ)